حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اَنصار کون ہیں ؟ رسول اللہ ﷺ کی اِن کے بارے میں ہدایات پیشنگوئی کہ اَنصار کم ہوجائیں گے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 55 سائیڈ A 27-12-1985)

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقه سیدنا و مولانا محمد و آله وا صحابه اجمعین امابعد !

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ نے صحابۂ کرام میں اَنصار کی تعریف فرمائی ہے اُس میں اِس درجہ تک اِرشاد فرمایا کہ **لَایُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ** [1] اَنصار سے کوئی ایسا آدمی بغض نہیں رکھ سکتا جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

اَنصار کون ہیں ؟

اَنصار وہ حضرات ہیں جنہوں نے جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والسلام کی اور (ہجرت کرنے والے) صحابۂ کرام کی مدد کی اُن کو اپنے پاس رکھا اُن کی ہر مشکل میں کام آئے، آگے بڑھ کر کام کیا **وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُ وا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ** یہ جنہوں نے گھر اور ایمان دونوں کو جگہ دی اپنے یہاں **یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ** جو اُنکے پاس ہجرت کرکے آتا ہے اُس سے وہ محبت رکھتے ہیں **وَلَایَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ**

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۹

حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ . اُن کی یہ بھی ایک صفت آئی ہے کہ اگر چہ خود کو شدید ضرورت ہو اُس کام کی اُس چیز کی تو بھی اپنے آپ پر دُوسرے کو ترجیح دے دیتے ہیں۔

تو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِس طرح کے کلمات بھی اِرشاد فرمائے ہیں کہ اَنصار سے جو بغض رکھتا ہے وہ مؤمن نہیں ہے۔ کوئی مؤمن اَنصار سے بغض نہیں رکھ سکتا کیونکہ اُنہوں نے تو جنابِ رسول اللہ ﷺ کی مدد کی ہے اور جنہوں نے آپ کی مدد کی ہے تو اُن سے تو ہر ایمان والے کو قدرتی طور پر محبت ہونی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے کیا کہ جب ہجرت کی جگہ معین ہوئی تو کچھ اَنصار آئے تو یہاں مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے والے بھی مدینہ منورہ پہنچے اُن میں حضرتِ مصعب ابنِ عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔[1] یہ مہاجرین میں ہیں اِنہوں نے مدینہ منورہ میں اسلام کی تبلیغ کی تو مسلمان ہوتے چلے گئے لوگ اور ہر حج کے موقع پر بیت اللہ مکہ مکرمہ یہ حاضر ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ سے ملتے تھے اور آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کرتے تھے۔

بیعتِ عقبہ چار ہیں :

تو جس جگہ بیعت کرتے تھے اُس جگہ کو ''عَقَبَہْ'' کہا جاتا ہے تو بَيْعَتِ عَقَبَہْ اُوْلٰی ثَانِيَہْ پہلی دُوسری اِس طرح سے اُن کے نام ہیں، چار تک ہیں بیعتِ عقبہ۔ تو اُس میں مسلمان ہونے والوں کی اور پکی طرح مسلمان ہونے والے اہلِ مدینہ کی تعداد خاصی ہوگئی تھی اور تقریباً ستّر حضرات وہاں حاضر ہوئے۔

مدینہ منورہ تشریف لانے کی دعوت :

اور اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی کہ جناب وہاں مدینہ منورہ تشریف لائیں۔ اور اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ جس طرح سے ہم اپنے اہل وعیال کے لیے بے چین ہوتے ہیں اُن کا کام کرتے ہیں خدمت کرتے ہیں حفاظت کرتے ہیں جانی اور مالی ہر طرح سے قربانی میں دریغ نہیں کرتے اپنے بھائی کے لیے اَولاد کے لیے بچوں کے لیے بیوی کے لیے تو اِسی طرح سے جناب کے لیے بھی ہم حاضر رہیں گے اِس طرح کے کلمات اِن حضرات نے اپنے عہد میں کہے تو رسول اللہ ﷺ نے پسند تو فرمالیا تھا مگر جب تک اللہ کی طرف سے اجازت نہ ہو کہ اَب اِس جگہ سے وہاں چلے جاؤ تو انبیاءِ کرام ایسے نہیں کر سکتے تھے۔ حضرتِ

---

[1] بخاری شریف ص ۵۵۸

یونس علیہ السلام نے یہی کیا تھا کہ قبل اِس کے کہ حکم آئے وہاں سے روانہ ہوگئے وہ جو آیات آتی ہیں وہ ساری اِسی چیز پر ہیں۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ کو اجازت نہیں ہوئی تھی تو آپ وہاں سے روانہ نہیں ہوئے باقی حضرات کے لیے اجازت دی کہ چلو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اجازت دے دی تھی وہ بھی روانہ ہوگئے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ابنِ دغنہ کی طرف سے اَمان :

تو راستے میں وہ مل گئے ایک اُن کے دوست ابن الدغنہ قارۃ قبیلہ کے وہ سردار تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ جیسا آدمی لَایَخْرُجُ وَلَا یُخْرَجُ نہ وہ نکل سکتا ہے نہ اُسے نکالا جاسکتا ہے یہ کیسی بات ہے اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ یہ اُن کے یہاں کی بڑی بڑی علامتیں تھیں بہترین آدمی کی کہ مہمان نوازی کرے آفاتِ سماویہ میں مصیبت زدہ لوگوں کی اِمداد کرے اور صلہ رُحمی کرے تو اِن اَوصاف والے آدمی کو نہیں نکالا جاسکتا چلیں میرے ساتھ وہ لے آئے واپس۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اُن کفار مکہ نے یہ شرط لگائی کہ یہ باہر کُھلی جگہ نہ عبادت کریں بس گھر میں اپنے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلاوت و عبادت اور کفار کی بوکھلاہٹ :

پھر غالبًا ایسا لگتا ہے جیسے یہ مارچ کا مہینہ آگیا ہو تو اِس میں وہاں گرمی ہونے لگتی ہے تو ابوبکرؓ نے باہر جگہ بنالی اپنی فِناءِ دار میں جو گھر کا گھیر ہوتا ہے وہاں تو وہاں نماز پڑھتے تھے تو وہ عورتیں اور بچے یہ سب یہ ٹوٹ کے جمع ہوتے تھے اُنہوں نے بلایا اُس (ابنِ دغنہ) کو کہ تم سے جو وعدہ تھا جو عہد تھا تو یہ خلاف ہو رہا ہے اُس کے

اَمان کا اِختتام :

تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُس نے کہا کہ پھر میں دست بردار ہوا چاہتا ہوں اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے اَرُدُّ اِلَیْکَ جِوَارَکَ وَاَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰہِ [1] یہ تمہاری جو پناہ ہے یہ میں واپس دیتا ہوں بس اللہ کی پناہ پر راضی ہوں وہ کافی ہے پناہ دینے والا۔ اُس کے بعد جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بھی اِجازت ہوگئی ہے ہجرت کی یہاں سے، پھر ہجرت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے چند ماہ بعد وہ ایسا بنتا ہے جیسے جولائی کا مہینہ ہو کھجوروں کے پکنے اور عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہے اُس سے اَنداز یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسا موسم ہوگا۔

---

[1] بخاری شریف ص ۳۰۷

تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ یہ پوٹا اور معدہ اِس سے تشبیہ دی ہے اَنصار کو۔ فرمایا میں اپنے گھر میں ٹھیک ہے پناہ لیتا ہوں لیکن یہ میرا پوٹا اور معدہ جو ہے جیسے جانور کا ہوتا ہے یہ اَنصار ہیں۔ ہدایت فرمائی فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِیْئِھِمْ اگر اِن میں سے کسی سے غلطی ہو جائے تو اِنہیں معاف کر دو اِن پر گرفت نہ کرو وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِھِمْ [1] جو اِن میں اچھائی کرے اُس کو تم مانو۔ رسول اللہ ﷺ کی اِسی ہدایت پر عمل رہا ہے صحابۂ کرام کا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہی عمل رہا ہے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا اِسی طرح عمل رہا ہے اور جب وفات ہورہی ہے زخمی تھے اُس وقت جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدایات دی ہیں اُن میں یہ ہدایت شامل ہے جو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے یہاں ہدایت دی ہے [2] اُس حدیثِ پاک میں اَنصار کے بارے میں یہ کلمات بھی آتے ہیں کہ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ [3] کہ اللہ کی طرف سے دین کے اعتبار سے جو اَحکام اور اطاعت اُن کے ذمّہ واجب ہوتی تھی وہ اِنہوں نے پوری کر دی اور جو اِن کا حق تھا وہ باقی ہے (یعنی آخرت میں اِس کا اچھا بدلہ)۔

پیشن گوئی کہ اَنصار کم ہو جائیں گے :

اور یہ بھی بتا دیا کہ لوگ بڑھ جائیں گے اور اَنصار کم ہو جائیں گے [4] یعنی عددی کمی بھی آجائے گی جیسے کہ پیدائش آگے کو کم ہو جائے اور کسی کے یہاں پیدائش زیادہ ہو جائے اِس طرح سے ہوگا اَنصار کے بارے میں یہ اِرشاد ہے موجود، اور اِسی طرح ہوا بھی ہے لیکن جتنے بھی ہیں جب تک وہ رہیں اُن کی تعظیم کرو اور ہدایت ہے کہ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو اُسے نظر اَنداز کر دو۔

''غلطی'' سے مراد :

غلطی سے مراد وہ غلطیاں ہیں جو عام ہیں، معاذ اللہ حدود والی نہیں جن میں حدود لازم ہوتی ہے اُن میں تو کسی کی کبھی کوئی رعایت نہیں اور حد کا معاملہ تو ایسے ہے کہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر کر دیا ہے کہ جب ایسی چیز کے گواہ مل جائیں تو پھر سب بے بس ہیں وہ جو قاضی ہے وہ بھی بے بس ہے وہ اللہ کا حکم سنائے گا بس اِس سے زیادہ وہ کچھ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس جو سب سے پہلا کیس آیا ہے چوری ہے کا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اِس

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۹ [2] بخاری شریف ص ۵۲۴ [3] بخاری شریف ص ۵۳۶ [4] بخاری شریف ص ۵۳۶

کا ہاتھ کاٹ دیں مگر طبیعت پر اِتنا اثر ہوا کہ وہ صحابی کہتے ہیں کہ ایسے لگتا تھا جیسے کہ چہرۂ مبارک بالکل سفید ہو گیا ہو جیسے پاؤڈر مل دیا ہو كَاَنَّمَا ...... فِيْ وَجْهِهٖ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر راکھ ڈال دی گئی ہو تو وہ ایسا سفید اور بہت زیادہ متغیر ہو گیا، صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ ہم اُس کو بلا لیں معاف کر دیں تو آپ نے فرمایا کہ یہاں لانے سے پہلے کیوں نہیں کیا ایسے تم نے، یہاں پیش ہی نہ کرتے کیس، آپس میں وہیں چھوڑ دیتے دعوٰی ہی نہ کرتے جب دعوٰی ہو جائے اور گواہ مل جائیں تو قاضی بے بس ہے۔

تو اُن حدود کے بارے میں تو نہیں ہے باقی اُن حدود کے سواء جتنی بھی چیزیں ہیں اُن میں اَنصار سے اگر کوئی غلطی ہو تو پھر اُن کے ساتھ بدگمانی نہ کرنا اور اُن کو معاف کرنا تجاوز کرنا اور جو اچھائی کریں تو اُس پر یہ نہ سمجھنا یہ نہ کہنا کہ اِنہوں نے کسی کے دکھاوے کے لیے کی ہے ایسی بات کر کے دل آزاری مت کرنا جو اچھائی کر رہے ہیں تو اُس کو تم تسلیم کرنا کہ یہ ٹھیک ہے اور اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا............